

## 99506- میت نے لڑکوں کیلئے وصیت کر دی اور لڑکیوں کو کچھ نہیں دیا، اب ورثہ کی کیا ذمہ داری ہے؟

### سوال

میرے دادا نے فوت ہونے سے پہلے اپنی جائیداد اور بلڈنگوں کو تقسیم کرنے کی وصیت لکھ دی اور اس پر لوگوں کو گواہ بنایا، گواہان کے اس پر دستخط بھی ہیں، لیکن اس وصیت میں دولت کا بہت بڑا حصہ بیٹوں کے نام لکھا گیا ہے یعنی دوسرے لفظوں میں ہر چیز بیٹوں کے نام ہے اور بیٹیوں کے نام صرف ایک چھوٹا سا حجرہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس وصیت کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کالعدم ہوگی؟ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں ہوتی)

دوم: جس وقت بہنوں نے اپنا شرعی حق طلب کیا تو بھائیوں نے ان کے مطالبے کو سختی سے مسترد کر دیا اور کہا کہ صرف وصیت کے مطابق ہی تقسیم ہوگی، اس بارے میں آپ کا کیا موقف ہے؟

### پسندیدہ جواب

وارث کے لیے وصیت کرنا جائز ہی نہیں ہے؛ کیونکہ ابو داؤد: (2870)، ترمذی: (2120) نسائی: (4641) اور ابن ماجہ: (2713) میں حدیث ہے کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام حقداروں کو ان کے حقوق دے دئے ہیں اس لیے وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں ہے) اس حدیث کو البانی نے صحیح ابو داؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

نیز یہ وصیت ورثہ کی رضا مندی کے بغیر نافذ نہیں ہوگی؛ کیونکہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (وارث کیلئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے الا کہ ورثہ اجازت دیں) اس حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا ہے اور ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے بلوغ المرام، میں حسن قرار دیا ہے۔

ایسے ہی ابن قدامہ رحمہ اللہ المغنی (6/58) میں کہتے ہیں:

”اگر میت اپنے وارث کے نام کچھ وصیت کرے اور تمام وارثین اسے تسلیم نہ کریں تو وصیت صحیح نہیں ہوگی، اس میں علمائے کرام کا اختلاف نہیں ہے۔ ابن منذر اور ابن عبد البر رحمہما اللہ کہتے ہیں: ”علمائے کرام کا اس بات پر اجماع ہے ”اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث مروی ہیں چنانچہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام حقداروں کو ان کے حقوق دے دئے ہیں اس لیے وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں ہے) اس حدیث کو ابو داؤد، ابن ماجہ، اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔۔۔ لیکن اگر تمام وارثین اسے تسلیم کر لیں تو پھر وصیت صحیح ہوگی، جسور اہل علم کا یہی موقف ہے ”ختم شد

اسی طرح دائمی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ (16/317) میں ہے کہ:

”ایک تہائی سے زیادہ وصیت جائز نہیں ہے اور نہ ہی کسی وارث کے حق میں وصیت صحیح ہوگی، تاہم اگر عاقل اور سمجھ دار وارثین اپنے حصے میں سے وصیت کو پورا کرنا چاہیں تو یہ جائز ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام مستحقین کو ان کے حصے دے دئے ہیں، اس لیے وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں ہے) اس حدیث کو احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، اور دارقطنی نے روایت کیا ہے، اور دارقطنی کے الفاظ میں یہ اضافہ بھی ہے: (الا کہ وارثین چاہیں) ”ختم شد

لہذا مذکورہ بالا تفصیلات کی بنا پر آپ کے دادا نے صرف زینہ وارثوں کو وصیت کی ہے اور خواتین کو محروم رکھا تو یہ ظلم اور کبیرہ گناہ ہے، کیونکہ درحقیقت یہ مال اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے، جبکہ انسان کو اس مال پر صرف اختیار دیا گیا ہے کہ اس مال کو ایسے ہی استعمال میں لائے جیسے اللہ تعالیٰ کی رضا ہو، چنانچہ وراثت کی تقسیم اللہ تعالیٰ نے خود فرمادی ہے اور دیگر تمام افراد کو

وراثت کی تقسیم میں زیادتی کرنے سے خبردار فرمایا، اور وراثت کے حصص ذکر کرنے کے بعد فرمایا: (تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِغِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُذْخِرْ لِحَبْلِهِ جَنَّتًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ نُفُوزُ الْعَظِيمِ \* وَمَنْ يُعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَّقِ اللَّهَ يَدْخُلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ) یہ اللہ کی حدود ہیں اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جس کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے \* اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے، اللہ کی حدود پامال کرے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔ [النساء: 13، 14]

اور یہ بڑے ہی تعجب کی بات ہے کہ انسان اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی ظلم اور گناہ کے کام کرے اور اس وقت تک اپنی جان اللہ کے حوالے نہ کرے جب تک ظلم، قطع تعلقی اور وارثوں کو محروم نہ کر دے!

اس لیے ورثا کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس ظالمانہ وصیت کو کالعدم سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وراثت کی تقسیم کریں، نیز کسی بھی وارث کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس وصیت کو دلیل بناتے ہوئے خواتین کے حصص میں کمی کرے۔

اگر وارثین ایسا کرتے ہیں تو وہ بھی دادا کے ساتھ گناہ اور زیادتی میں شامل ہوں گے، بلکہ وارثوں کا گناہ دادا سے بھی زیادہ ہوگا؛ کیونکہ درحقیقت حقوق تو انہی وارثوں نے غصب کئے ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ انہیں ہدایت دے اور انہیں صحیح طریقے سے تقسیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واللہ اعلم.